THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, 28th November, 2025
(356th Session)
Volume XII, No.02
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume XII	SP.XII (05)/2025
No.02	05

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 1
3. Leave of Absence 12
4. Laying of [The Income Tax (Third Amendment) Bill, 2025] 13
5. Motion to make recommendations to the National Assembly on [The Income Tax (Third Amendment) Bill, 2025] 13
6. Introduction of [The protection of Journalists and Media Professionals (Amendment) Bill 2025] 14
7. Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules 14
8. Introduction of [The Privatization Commission (Amendment) Bill, 2025] 15

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, 28th November, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

الٓمّٓ ۝١ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝٢ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝٣ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝٤ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا
لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٥

ترجمہ: الٓمّٓ۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اُنہیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا کہ بس وہ یہ کہہ دیں کہ "ہم ایمان لے آئے" اور ان کو آزمایا نہ جائے؟ حالانکہ ہم نے اُن سب کی آزمائش کی ہے جو اُن سے پہلے گزر چکے ہیں۔ لہٰذا اللہ ضرور معلوم کرکے رہے گا کہ کون لوگ ہیں جنہوں نے سچائی سے کام لیا ہے، اور وہ یہ بھی معلوم کرکے رہے گا کہ کون لوگ جھوٹے ہیں۔ جن لوگوں نے بُرے کام کیے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے بازی لے جائیں گے؟ بہت بُرا اندازہ ہے جو وہ لگا رہے ہیں۔ جو شخص اللہ سے جا ملنے کی اُمید رکھتا ہو، اُسے یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی میعاد ضرور آکر رہے گی، اور وہی ہے جو ہر بات سنتا، ہر چیز جانتا ہے۔ (سورۃ العنکبوت: آیات ۱ تا ۵)

Questions and Answers

Mr. Chairman: Now question hour. Question No.53. Malik Shahadat Awan *Sahib*.

سینیٹر شہادت اعوان: Thank you چیئرمین صاحب! بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: ملک شہادت اعوان صاحب! منسٹر صاحب ابھی نہیں آئے ہیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! اُن کا wait کر لیتے ہیں یا جیسے آپ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: جی wait کر لیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی کوئی وجہ ہو گی ورنہ تو سارے ہی یہاں موجود ہوتے ہیں۔

I will request somebody to inform the Minister.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں، میں Question Hour میں Point of Order نہیں کروں گا۔ وہ منسٹر صاحب بھی آ گئے ہیں۔

Question No.53. سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔ (جاری-----T02)

T02-28Nov2025 Abdul Ghafoor/ED: Khalid 10:50 AM

جناب چیئرمین: (جاری---) نہیں، میں Question hour میں Point of Order نہیں کروں گا۔ منسٹر صاحب آ گئے ہیں۔ Question No.53 سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

(Q.No.53)

سینیٹر شہادت اعوان: اس Question میں یہ پوچھا تھا کہ اسلام آباد سے پچھلے تین سالوں میں custody کے کتنے لوگ یہاں سے بھاگے ہیں اور ان cases کی پوزیشن کیا ہے؟ لیکن یہاں پر انہوں نے سترہ cases بتائے ہیں اُنیس cases کا ذکر کرتے ہیں کہ اُنیس cases ہیں لیکن انہوں نے جو list دی ہے اُس میں سترہ cases بتائے ہیں۔ اس میں 2024 کے بھی جو cases ہیں اس کے آگے بھی لکھا گیا ہے کہ وہ challan ہو گئے ہیں لیکن accused کا status بتاتے ہیں کہ وہ custody میں ہے۔ Police custody میں بندے پڑے ہوئے ہیں تو کل challan کے بعد police custody کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین! میں نے سوال اس لیے کیا تھا کہ 17th April 2025 کو Dawn اخبار نے ایک بہت بڑی خبر لگائی تھی جس میں یہ کہا تھا کہ بنی گالا کے علاقے سے ایک گیارہ سالہ بچی کے ساتھ rape ہوا اور accused جو ہے وُہ police custody سے بھاگ گیا۔ اُس کے بعد بنی گالا میں ایک ظالم باپ نے اپنی بچی کے ساتھ زیادتی کی وُہ accused arrest ہوا لیکن وہ بھی police custody سے

بھاگ گیا۔ it’s very unfortunate کہ جو آج یہاں جواب دیا گیا ہے اُس جواب میں دو باتیں ہیں، ایک انہوں نے یہ کہا ہے کہ انیس accused کے cases ہیں، اس کے اندر سترہ cases دیے ہیں۔ باقی جو دو cases بنی گالا کے ہیں، جس کے لیے اتنا hue and cry ہوا ہے وہ cases اس میں mention نہیں ہیں۔ کامران مرتضٰی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جو کہ Advocate ہیں۔

جناب چیئرمین: شہادت اعوان صاحب آپ question کریں۔ اُس سے میں بھی بھول گیا ہے کہ آپ نے کیا کہا ہے۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میرا کہنا یہ ہے کہ جو دو cases بنی گالا کے علاقے میں سے rape کے ملزمان تھے وہ بھاگ گئے ہیں اور وہ اس لسٹ میں نہیں دیا کہ اُن کا کیا ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کہنا چاہ رہے ہوں کہ questions کم ہیں؟ mic on کریں۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! آپ نے خبر بھی سنی ہو گی جو social media پر آ رہی تھی اور ہم کل سے demand کر رہے تھے۔ کل State Minister صاحب بھی یہاں موجود تھے۔

جناب چیئرمین: میں نے سارا سُن لیا ہے I request you کہ میری بات بھی ہوئی ہے۔ اگر آپ مجھ سے مل لیں گے ابھی Question Hour کے بعد جب نکلوں گا تو میں آپ سے discuss کروں گا۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! لیکن tension کا level پوری public میں اتنا آگے چلا گیا ہے کہ اگر ہم اس وقت اسے resolve نہیں کریں گے اس وقت جس وقت میں بول رہا ہوں تو ایک explosion ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Let the Minister come.

سینیٹر سید علی ظفر: ہم سمجھتے ہیں کہ جب تک جواب نہیں آتا یہ Session چلانا چاہیے۔ ایک جواب ہم نے مانگا تھا اس کا بھی نہیں دیا گیا۔ ہم نے walkout کر کے protest کیا۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، ابھی وزیر قانون آ جائیں تو وہ اس کا جواب دیں گے۔

سینیٹر سید علی ظفر: ہم فی الحال اس اجلاس میں شامل نہیں ہو رہے۔ ہم اس اجلاس میں جب تک منسٹر صاحب نہیں آتے اور ہمیں جواب نہیں ملتا، اس میں unfortunately شامل نہیں ہو سکتے۔

Mr. Chairman: Let the Law Minister come. Yes, please.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے عرض کروں Law Minister صاحب کی فیملی میں death ہو گئی تھی۔ اس کی وجہ سے اپنا بیرونی دورہ مختصر کرکے فوری طور پر پاکستان میں آئے ہیں۔ آج وہ لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ آج شاید وہ اجلاس میں شرکت نہ کر سکیں۔ باقی اگر دوسرے منسٹر یا اس بارے میں clarification چاہیے تو وہ ہم دینے کے لیے تیار ہیں۔

Mr. Chairman: Please address the chair.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں تھوڑا سا آپ کو بتاؤں کہ کل ہماری Advisory Council کی meeting ہوئی، اس پر آپ نے مجھ سے بات کی تھی۔ آپ نے بھی کی تھی۔ Then I talked to the Speaker میں نے کہا کہ Speaker صاحب آپ اور میری meeting ہونی چاہیے۔ We have to discuss this issue۔ وہ ادھر بھی آئے تھے سیکرٹری صاحب کو فاتحہ دینے کے لیے تو ان کے ساتھ بھی بات ہوئی مگر میں نے ان کو کہا ہے کہ میرے ساتھ time بنائیں، ہم مل کر important issue پر بات کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب آپ کوئی بات کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ۔۔

جناب چیئرمین: آپ نے بات کر لی ہے let him hear آپ ان کا جواب بیٹھ کر سُنیں۔ سینیٹر فلک ناز صاحبہ آپ بھی تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! میں ملاقات کے حوالے سے بھی عرض کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ کہ social media پر کل عمران خان صاحب کی صحت کے حوالے سے کچھ اور چیزیں بھی پھیلائی جا رہی تھیں اور X-account پر بھی میں دیکھ رہا تھا کہ کوئی اس طرح کی ان کی حالت خدانخواستہ صحت کے حوالے سے تشویش ناک ہے یا اس سے زیادہ حالت خراب ہے۔ یہ بنیادی طور پر جو چیز اٹھائی گئی ہے social media پر اس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں on the floor of the House اور اپوزیشن کے ہمارے معزز ممبر ہیں

وہ بھی اس بات کو اچھے طریقے سے جانتے ہیں کہ یہ پاکستان سے social media پر خبر اڑائی گئی۔ یہ بالکل ایک غلط اور جھوٹ پر مبنی خبر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی صحت، زندگی کے حوالے سے social media پر جتنی خبریں پھیلائی گئی ہیں یہ انڈین میڈیا نے اٹھائی ہیں اور انڈین میڈیا نے سہارا لیا ہے۔

جناب والا! میں ذرا وضاحت کر دوں۔ میں جواب دے رہا ہوں اس کے بعد میں آپ کو ان کی صورت حال کے حوالے سے بتاؤں گا۔ دو باتیں ہیں ایک ان کی صحت کے حوالے سے ہے، دوسری ان کی ملاقات کے حوالے سے ہے۔ میں بہت لمبی بات نہیں کروں گا لیکن یہ بات record پر ہونی چاہیے کہ یہ ساری جھوٹی خبریں ہیں۔ سب سے پہلے میں record پر یہ کہہ رہا ہوں ان کی صحت بالکل ٹھیک ہے۔ ان کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں آپ کو base یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ یہ خبریں انڈین میڈیا نے اڑائی ہیں، base انہوں نے لیا ہے افغان میڈیا کا اور افغان میڈیا کو بھی feed انڈین میڈیا نے کیا ہے۔

پاکستان کے میڈیا سے نہ یہ خبریں آئیں ہیں اور نہ ہی یہاں پر پھیلائی گئی ہیں۔ اس کے بعد یہاں پر take-up ہوئی ہیں۔ کل ہماری بات ہوئی Adiala Jail کے سپرنٹنڈنٹ سے ان کی صحت بالکل ٹھیک ہے۔ وہ بہترین حالت میں ہیں۔ باقی یہاں تک ملاقات کی بات ہے آپ نے اسپیکر صاحب سے بات کی ہے۔ آپ بات کر لیں وزیر قانون صاحب بھی آ جائیں گے۔ میری request یہ ہے کہ اس پر Interior Minister سے بھی بات کر لیتے ہیں لیکن پہلے Question Hour مکمل ہو جائے اس کے بعد continue کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب۔ ایک سیکنڈ۔ آپ ایسا کریں کہ آپ time لے لیں اور وزیر قانون آ کر یہاں جواب دے دیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! جیسے ہی Question Hour مکمل ہوتا ہے اس کے بعد میں ان شاء اللہ تعالیٰ ایوان کو مزید update کر دوں گا۔ میں Law Minister سے بھی update لے لیتا ہوں، Interior Minister سے بھی update لے لیتا ہوں۔ (جاری---T03)

T03-28Nov2025　　Tariq/Ed: Mubashir.　　11:00 am

جناب طارق فضل چوہدری ---جاری--- جناب جیسے ہی question hour مکمل ہوتا ہے، اس کے بعد میں ان شاء اللہ تعالیٰ ایوان کو مزید update کر دوں گا، میں Law Minister اور Interior Minister سے بھی update لے لیتا ہوں، لیکن

floor of the House پر عمران خان صاحب کی صحت اور ان کی زندگی کے حوالے سے میں نے ریکارڈ پر کہا ہے کہ نہ انہیں کوئی خطرہ ہے، ان کی صحت بالکل ٹھیک ہے، تمام سہولیات انہیں میسر ہیں، جتنی خبریں اس وقت social media پر آ رہی ہیں وہ ساری جھوٹی ہیں اور Indian media سے لی گئی ہیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں، ,you can't threat like this یہ غلط بات ہے، مگر یہ ہے۔۔۔

(مداخلت)

(اس موقع پر سینیٹر محسن عزیز نے ایوان میں کورم کی نشان دہی کی)

جناب چیئرمین: جہاں تک کورم کی بات ہے تو وہ اور بات ہے۔ Quorum has been pointed, please take you seats. Everybody should take your seats, but you can't threat like this کہ ہم ایوان نہیں چلنے دیں گے۔ .Bells be rung

(اس موقع پر ایوان میں گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Chairman: Where is Senator Sherry Rehman and Senator Saleem Mandviwalla, he is the Chief Whip?

محسن عزیز صاحب، آپ کو تو پھر count کر لیں گے۔ دیکھیں ہم آپ کو مطمئن کریں گے، آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔

Bells be stopped and count be made, including Senator Mohsin Aziz.

(Count was made)

Mr. Chairman: We are less by one vote. We adjourn for half an hour.

(The House was then adjourned for half an hour) [Followed by T04]

T04-28NOV2025 Mariam Arshad/Ed:Khalid 11:30 a.m.

[وقفے کے بعد اجلاس کی کارروائی جناب پریذائیڈنگ آفیسر (سینیٹر شہادت اعوان) کی زیر صدارت دوبارہ شروع ہوئی]

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میری ممبران سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں تاکہ اجلاس شروع کیا جاسکے۔ جی بسم اللہ۔ فیصل صاحب۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ پہلے counting ہو جائے اس کے بعد۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: House is in order. Questions hour.

آپ کو موقع دیں گے دو منٹ بس، بالکل دو منٹ کی بات ہے۔ سب دوستوں کو وقت دیں گے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ question hour کے اندر علی ظفر صاحب۔ علی ظفر صاحب دو questions ہیں زیادہ سے زیادہ دو questions ہیں۔ آپ کو موقع دیں گے دیکھیں ایک منٹ یہ سینیٹ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں سب دوستوں کو موقع ملے گا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر طلحہ محمود، موجود نہیں ہیں۔ آ گئے ہیں، سینیٹر طلحہ محمود۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر طلحہ محمود۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب پریذائیڈنگ آفیسر! جی جی۔ یہ Q.No.68.

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Please order in the house.

مجھے وہ کتاب ضرور دیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ علی ظفر صاحب اور ممبران میری ایک بات سن لیں، گزارش یہ ہے دیکھیں میں اپنے Secretariat والوں سے یہ کہوں گا کہ مجھے یہ لگ رہا ہے کہ میرے کچھ سینیٹر صاحبان book of Constitution کو desk کے اوپر بجا کر احتجاج کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ لیا جائے اور اگر اس قسم کی صورت حال نکلے گی، علی ظفر صاحب یہ ہاؤس ہے دوستوں کو ہاؤس کا احترام ہونا چاہیے۔ اگر اس قسم کی صورت حال ہے اس کو ہم چیک کریں گے اگر ایسا نکلے گا تو علی ظفر صاحب سے ہم پوچھیں گے کہ کیا پوزیشن ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: علی ظفر صاحب کتاب کو جو ہے، نہیں۔ علی ظفر صاحب دیکھیں یہ سینیٹرز ہیں ہمیں ایوان کا تقدس قائم رکھنا ہے آپ زبان سے جو جی چاہے بولیں، ہاتھ سے کریں۔ علی ظفر صاحب ایک question رہ گیا ہے، ایک آخر میں ختم۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Order in the house.

اگر آپ house نہیں چلنے دیں گے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں اس میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ Q.No.68.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: علی ظفر صاحب آپ سے گزارش ہے کہ سب دوستوں کی بات سنیں گے جو آپ کا کہنا ہے اس سے گورنمنٹ سے رائے لیں گے۔ Meeting کی بات کریں گے ہم ساری چیزیں address کریں گے لیکن ہاؤس کو چلنے دیں۔ ایک question ہے گزارش سن لیجئے گا۔ سب کو وقت ملے گا آپ senior Advocate ہیں، پارلیمانی لیڈر ہیں۔ دیکھیں میڈم ہمارے senior کھڑے ہیں مجھے معلوم ہے۔ سب دوستوں کو وقت دیں گے please دو questions کی بات ہے۔ میں کہہ رہا ہوں آپ کو موقع دیتے ہیں آپ کی بات سنیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں میری وجہ سے سینیٹرز کو تکلیف نہیں ہوگی، بالکل میں کہہ رہا ہوں گزارش سنیں۔ میں کہہ رہا ہوں آپ اپنی seat پر تشریف لے کر جائیں۔ جناب طلحہ محمود صاحب۔

(Q.No.68)

سینیٹر محمد طلحہ محمود: (عربی) سینیٹر فلک ناز پی ٹی آئی کا احتجاج تو چلتا رہتا ہے۔ چترال کے حوالے سے میں بات کرنا چاہ رہا ہوں آپ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے اپنے دوستوں سے یہ بات کی ہے کہ یہ ہاؤس کی proceeding.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: بہرحال مجھے بڑا افسوس ہے کم سے کم چترال کے حوالے سے بات چیت ہو رہی ہے۔ پی ٹی آئی نے صرف احتجاج ہی کرنا ہے کچھ ملک کے بہتری کے لیے بھی کام کر لیا کرو۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد طلحہ محمود: تیرہ، چودہ سال سے پی ٹی آئی کی حکومت ہے اور چترال کا بیڑا غرق ہو گیا ہے تھوڑی بہت کوئی بات ہو رہی ہے تو بات تو کرنے دیں۔ بات کرنے سے تو نہ روکے نا۔ میرا جناب وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ چترال میں سیاحت کبھی فروغ نہیں پا سکتی جب تک آپ اس کو بنیادی سہولیات فراہم نہ کریں۔ وہاں پر انٹرنیٹ کی سہولت نہیں ہے، وہاں پر سڑکوں کی سہولت نہیں ہے، وہاں پر سیاحت سے متعلقہ جو لوگوں کی ضروریات ہیں hotelingکے حوالے سے، باقیfacilities کے حوالے سے، اس حوالے سے حکومت کیا کر رہی ہے۔ جس سے اس علاقے میں سیاحت کو فروغ ملے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر! میرا آپ کے توسط سے یہ سوال ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب سے کہ سیاحت ہو نہیں سکتی جب تک ان کو بنیادی facilitiesنہ دی جائیں، تو کیا آپ نے ان کو وہ بنیادیfacilities دی ہیں؟ ہاؤس کوconfirm کر دیں۔ بہت افسوس ہے مجھے کہ کم سے کم علاقے کیdevelopment کے حوالے سے تو بات کر سکتے تھے، خود نہیں کر سکتے ہمیں تو کرنے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب جواب دیں۔

جناب طارق فضل چوہدری: جناب پریذائیڈنگ آفیسر! بہت شکریہ۔ جو سوال پوچھا گیا ہے honourable memberکی طرف سے۔۔

Mr. Presiding Officer: Order in the house please. Senator Aon Abbas, order in the house. Senator Ali Zafar this is not the way.

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Yes, Minister for Parliamentary Affairs, please continue.

جناب طارق فضل چوہدری: جناب گزارش یہ ہے کہ 18th Amendment سے پہلے tourism ایک national subject تھا اور 18th Amendment کے بعد یہ ایک provincial subject ہے۔ چترال ویلی میں PTDC کے پانچ lodging units چترال ویلی میں operate کر رہے تھے اور ان کی maintenance اور ان کے تمام operations وفاقی حکومت کے ذمے تھے۔ (جاری-----T05)

T05-28Nov2025 FAZAL/ED: Shakeel 11:40 am

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: (جاری ہے-----) اور ان کی maintenance اور ان کے تمام operations Federal Government کے ذمے تھے لیکن اٹھارھویں ترمیم کے بعد یہ پانچوں lodging Units خیبر پختونخوا کی صوبائی حکومت کو منتقل کر دیئے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود PTDC assistance سے مانگی جارہی ہے وہ دی جاتی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں بھی coordination پیدا کی جائے اور facilities کو مزید بڑھایا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. No supplementary question.

سیکرٹری صاحب! میرے جو questions ہیں وہ تمام defer کر دیے گئے ہیں۔ اس کے بعد سینیٹر جان محمد صاحب کا سوال ہے۔ سینیٹر جان محمد صاحب! سوال نمبر 6۔

(Q. No. 6)

(مداخلت)

سینیٹر جان محمد: جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا تھا کہ تربت میں جو فلائٹ سروس تھی، تربت، گوادر، پسنی اور پنجگور اس حوالے سے پوچھا تھا کہ کیا وجوہات ہیں کہ سارے کے سارے جو flights ہیں وہ سب cancel ہو گئے ہیں؟ آج کل ہفتے میں تربت کے لیے صرف دو flights چلتی ہیں۔ جبکہ یہ regular تھے اور یہاں سے International flights بھی تھے۔ کیا وجوہات ہیں کہ یہ سارے ختم کر دیے گئے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جو سوال پوچھا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ تربت جو ہے وہ بلوچستان کا ایک انتہائی خوبصورت مکران ڈویژن کا علاقہ ہے اور وہاں پر اپنا ایئرپورٹ موجود ہے جہاں پر domestic and International flights operate کر رہی تھیں لیکن آپ کو پتا ہے کہ flights ہمیشہ کسی بھی ایئرپورٹ اور کسی بھی route پر اپنی viability کو دیکھتے ہوئے اور passenger load کو دیکھتے ہوئے operate ہوتی ہیں۔ اس وقت جتنا passenger load اور جتنی commercial viability تربت ایئرپورٹ کی موجود ہے، جتنا وہاں پر travelling load ہے، اسی کے حوالے سے flights چل رہی ہیں۔ جو ایئرپورٹ ہے وہ بالکل functional ہے اور اگر وہاں پر مزید requirement ہوگی تو kindly سینیٹر صاحب بتائیں ہم جو concerned authorities ہیں انہیں move کریں گے، تعداد کو بڑھایا جا سکتا ہے لیکن ابھی اس وقت جتنی travelling ہو رہی ہے وہ commuting passengers کی travelling load کو دیکھ کر ہو رہی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر جان محمد صاحب۔

سینیٹر جان محمد: وزیر صاحب نے میرے خیال میں صحیح جواب نہیں دیا کیونکہ تربت میں ہر روز چلنے کے لیے passengers موجود ہیں۔ وہاں ٹکٹ نہیں ملتی ہے۔ گوادر کی بھی یہی صورت حال ہے۔ تربت سے عمان کے لیے بھی چل رہے تھے passengers موجود ہیں۔ تربت سے شارجہ کے لیے بھی passengers موجود ہیں۔ اس وقت ہماری اطلاع یہ ہے کہ PIA کے پاس پہلے وہ بتا رہے تھے کہ flight نہیں ہے لیکن وزیر صاحب بتا رہے ہیں کہ ہمارے پاس ایسا کوئی issue نہیں ہے۔ Passengers نہیں ہیں اس لیے flights نہیں چل رہے۔ میں نے ہر وقت دیکھا ہے کہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ہر روز جانے کے لیے مگر flights ہوتی نہیں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! جو statement معزز ممبر نے دی ہے میں اسے deny نہیں کروں گا لیکن میں یہ چیز add کرنا چاہتا ہوں کہ جو، جو فلائٹس چلتی ہیں چاہے وہ کوئٹہ ہے، تربت ہے، یہ ساری کمرشل فلائٹس ہیں اور کوئی بھی جو Airline ہے اگر اسے passenger load ملے تو definitely وہ وہاں operate کرتے ہیں۔ وہ profit بنانے کے

لیے اپنے جہاز چلاتے ہیں۔ میں یہ بھی عرض کر دوں چونکہ انہوں نے پی آئی اے کا نام لیا تو بلوچستان میں پی آئی اے سے زیادہ جو private Airlines ہیں وہ بھی operate کر رہی ہیں۔ تو میں ان شاء اللہ جیسے میں نے پہلے کہا وہ تحریری طور پر یہ request Defence Ministry and Aviation Division کو move کریں۔ ان شاء اللہ ان کی تعداد کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ میں ان شاء اللہ Aviation Division کے لوگ جو اس کو operate کرتے ہیں ان سے بھی بات کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Questions ختم ہو چکے ہیں۔ اب leave applications لیتے ہیں۔

Leave of Absence

Mr. Presiding Officer: Senator Mir Dostain Khan Domki has requested for the grant of leave for 28th November, 2025 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Presiding Officer: Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur has requested for the grant of leave for 27th and 28th November, 2025 during the current Session due to visit abroad. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Presiding Officer: Senator Asad Qasim has requested for the grant of leave for 28th November, 2025 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میڈم شیری رحمان صاحبہ! آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

Order No. 3. Senator Ali Zafar, Chairman Standing Committee on Information and Broadcasting, please may move Order No. 3.

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! جواب نہیں آئے گا، میں پاس pass کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔

Order No. 4. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister of Finance and Revenue, please may move Order No. 4.

Laying of [The Income Tax (Third Amendment) Bill, 2025]

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: Thank you honourable Chairman. Sir, on behalf of Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, I beg to lay before the Senate a copy of the Money Bill further to amend the Income Tax Ordinance 2001, [The Income Tax (Third Amendment) Bill, 2025], as required under Article 73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Presiding Officer: Copy of the Money Bill stands laid and referred to the Standing Committee on Finance and Revenue. Order No. 5. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister of Finance and Revenue, please may move Order No. 5.

Motion to make recommendations to the National Assembly on [The Income Tax (Third Amendment) Bill, 2025]

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: Sir, on behalf of Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, I beg to move that the Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on the Money Bill further to amend the Income Tax Ordinance, 2001 [The Income Tax (Third Amendment) Bill, 2025], as required under Article 73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Presiding Officer: The notices of proposal to make recommendations on the Money Bill may be submitted by members to the Senate Secretariat by Monday, 1st December 2025. No proposal will be entertained after that time. These recommendations should be with reference to the Bill; a recommendation having no relevance to the instant Bill is outside the preview of Article 73 and hence not admissible. The proposals received for making recommendations on the

Bill shall be sent to the Standing Committee on Finance and Revenue, which will present its report within a period of 10 days. The Senate will consider the report of Committee and make its recommendations to the National Assembly. Yes, Saleem Mandviwala Sahib, Chief Whip.

Introduction of [The protection of Journalists and Media Professionals (Amendment) Bill 2025]

Senator Saleem Mandviwala: Sir, I, Senator Saleem Mandviwala, to move that the Bill to amend the Protection of Journalists and Media Professionals Act 2021 [The protection of Journalists and Media Professionals (Amendment) Bill 2025], passed by Senate and transmitted to the National Assembly but not passed by the National Assembly, within 90 days of its laying, be considered in a Joint Sitting.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Bill stand referred to Joint Sitting. Order No. 6. Adviser to the Prime Minister on Privatization, please may move Order No. 6.

(Followed by T06)

T06-28Nov2025 Rafaqat Waheed/Ed: Shakeel 11:50 am

Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules

Mr. Muhammad Ali (Adviser to the PM on Privatization): Sir, I beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 120 of the said Rules regarding Notice period be dispensed with in order to take into consideration at once the Privatisation Commission (Amendment) Bill, 2025, as passed by the National Assembly.

Mr. Presiding Officer: I put the motion before the House.

(The motion was carried)

<u>Introduction of [The Privatization Commission (Amendment) Bill, 2025]</u>

Mr. Presiding Officer: Now, we take up Order No. 7 which is in the name of Mr. Muhammad Ali. He may move the Order.

Mr. Muhammad Ali: I beg to move that the Bill further to amend the Privatisation Commission Ordinance, 2000 [The Privatization Commission (Amendment) Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Now, we take up Order 9 which is a Calling Attention Notice in the name of Senator Zeeshan Khan Zada. He may please raise the matter.

سینیٹر ذیشان خانزادہ: چیئرمین صاحب ! بہت شکریہ، آپ نے مجھے مائیک دیا۔آپ دیکھ رہے ہیں، ہمارے جتنے بھی سینیٹرز ہیں، ہم بھی اس ہاؤس کے سینیٹرز ہیں، آپ جس طرح دیکھ رہے ہیں، شروع میں ہمارے پارلیمانی لیڈر علی ظفر صاحب نے بات کی ہے کہ اگر ہم ہاؤس میں آئے ہیں، ہماری chair سے ایک request ہے۔ ہمارے لیڈر عمران خان صاحب جو کہ ناحق cases کی وجہ سے جیل میں ہیں، ہم ان کی رہائی کی بات تو کرتے ہیں لیکن آج کل ان سے ملاقاتیں بھی روکی گئی ہیں۔ کل بھی ہم نے اس معاملے کو اٹھایا تو ہمیں بتایا گیا کہ کون نہیں مل رہا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ذیشان خانزادہ صاحب ! آرڈر نمبر ۹ کی طرف آجائیں۔آپ کو موقع دیں گے، آپ بیٹھیں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین ! آپ ہمیں صرف ایک بات بتادیں۔آپ نے بات کی ہے، میں آرڈر پر بات کرتا ہوں لیکن ہمیں اس بات کا جواب ملے کہ ملاقات کے لیے کب اجازت دی جائے گی۔

Mr. Presiding Officer: There is a Calling Attention Notice at Order No.10 in the name of Senator Muhammad Talha Mehmood. Please raise the matter.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں اس فورم سے فائدہ اٹھا کر، میں بار بار سینیٹر فلک ناز صاحبہ سے اس لیے کہہ رہا ہوں کہ آپ PTI کو روکیں۔ آپ کا تعلق چترال سے ہے۔ میں چترال کی بہتری کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

(اس موقع پر پاکستان تحریک انصاف کے اراکین پرزور طریقے سے احتجاج کرتے رہے)

سینیٹر محمد طلحہ محمود: آپ مجھے مت روکیں۔ آپ بلکہ میرا ساتھ دیں۔ ساتھ دینے کی بجائے مجھے روکنے کی کوشش نہ کریں۔ آپ کم از کم ان PTI والوں کو منع کریں چہ جائیکہ آپ خود بھی ان کے ساتھ شامل ہو رہی ہیں۔ میں چترال کی بات کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: طلحہ محمود صاحب! بات سنیے گا۔ منسٹر صاحب کا کہنا یہ ہے کہ اس شور میں، میں کیا جواب دوں گا۔ اس کو Monday پر رکھ لیتے ہیں۔ طلحہ صاحب! اس کو Monday پر رکھ لیتے ہیں کیونکہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس شور میں proper جواب نہیں ہوگا۔

The proceedings of the House stand adjourned to meet again on Monday, 1st December, at 4:00 pm.

[The House was adjourned to meet again on Monday, 1st December, 2025 at 4:00 pm]